چلنے والا ایک اعلیٰ درجے کا انگریزی رسالہ "عریبیا" (لندن) جو شاندار معیار سے شائع ہو رہا تھا، محض اس لیے بند ہو گیا کہ یہودی نہ تو اسے کافی اشتہارات حاصل کرنے دیتے تھے اور نہ اس کی فروخت کو بڑھنے دیتے تھے۔ امریکہ میں پاکستان کے ایڈ اور قرضوں اور اسلحہ کے معاملات کے بگڑنے میں ہمیشہ یہودی ہاتھ متحرک رہا ہے۔

صہیونی قوت بد راہ (EVIL FORCE) کے ساتھ متوازی طور پر بھارت بھی آگے بڑھ رہا ہے اور دونوں کا قارورہ کئی سال پہلے سے مل چکا ہے۔

یہودیوں کی سرپرستی امریکہ اور بھارت کی ۵۰ فیصد سرپرستی روس اور ۲۵ فی صد امریکہ کرتا ہے۔

ان قوتوں کو پہچانیے جو ہمیں نہ صرف مادی لحاظ سے مات دینے کے لیے کوشاں ہیں بلکہ سپر پاورز کے عین مطابقِ منشا ہمیں لادینیت اور اوپن سوسائٹی کے تصور کی طرف بڑے زور سے دھکیل رہی ہیں۔

اور ہم ان کی مرضی کے مطابق اس طرح چل رہے ہیں جیسے ہماری آنکھوں پر پٹی بندھی ہو اور دشمن ہمارا ہاتھ پکڑے کسی گڑھے میں دھکیلنے کے لیے ہمیں لے جا رہا ہو۔

وا مصیبتاہ!

یہ سلسلۂ اشارات تو چلتا رہے گا۔ یہاں مجھے اس تازہ ترین صورتِ احوال کا خیال آیا جس سے مجاہدین افغانستان اور مہاجرین اور ان کے ساتھ ہم دوچار ہیں۔ دُنیا کی دو سپر پاورز (امریکہ و روس) نے اُوپر ہی اُوپر گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ اب روس، روس کی کٹھ پتلی کابل حکومت، امریکہ، بعض مُسلم ملک، چین اور بھارت نیز پاکستان کی رُوسی اور بھارتی لابی، سب کا دباؤ اس مسئلہ پر ہم پر زیادہ سے زیادہ پڑ رہا ہے۔ عالمی پروپیگنڈا مشینری کی گراریاں تیزی سے گھوم رہی ہیں۔ اخباری اسکرین پر ہر روز نئی نئی اور متضاد سرخیاں اور بیانات سامنے آتے ہیں۔ نتیجہ جو کچھ سپر پاورز اور ان کے حواریوں کو مطلوب ہے، راقم کی رائے

کے مطابق اس کا ایک جزو تو قطعی ہے اور وہ یہ کہ افغانستان میں اسلامی حکومت قائم نہ ہونے پائے۔ (خدا کرے کہ دشمنوں کی یہ تمنا بر نہ آئے) کیونکہ یہ غیر مسلم دنیا کے لیے بدترین اور ناخوشگوار ترین واقعہ ہوگا۔ ایران میں شیعہ اسٹیٹ کے ساتھ افغانستان کی سُنّی اسٹیٹ بھی قائم ہو جائے تو دُنیا کا نقشۂ احوال سخت متاثر ہوگا۔ "بنیاد پرستی" کا ظہور و غلبہ ان کے لیے ایسا ہی ہے جیسے جنوبی چھاپہ مار اور پاگل کمانڈوز تہذیبِ بے خدا کے پورے جہاز کو مع مسافروں کے اغوا کر کے لے جائیں اور جہنم میں ڈال آئیں۔

روس، امریکہ، بھارت، چین، اسرائیل تو ہیں ہی بنیاد پرستوں کی اسلامی حکومت کے خلاف، خود پاکستان کے دانشوروں اور اہل قوت میں ایسے با اثر لوگ موجود ہیں جو اس خطرے سے پاکستان کو بچانا چاہتے ہیں کہ اس کے عین دروازے کے سامنے ایک اسلامی حکومت قائم ہو، جس کے نتیجے میں پاکستان کے اندر لادینیت کا طلسم ٹوٹ جائے اور اسلامی حکومت اور نفاذِ شریعت کی تحریک زور پکڑے۔

اور جس زور سے پاکستان نے اس معاملے میں سپر پاورز کے سامنے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کی شان دکھائی ہے اور جہاں جہاں خارجہ پالیسی کو ناک رگڑنی پڑی اس نے بہت ہی حسن و خوبی سے رگڑی ہے، حتیٰ کہ بھارت کو علاقے کا چوہدری ماننے کی جراتِ رندانہ بھی ہو گئی ان حالات نے یہی گواہی دی ہے کہ جیسے کہ پہلے میں نے کہا کہ ہم بہ حیثیت قوم اقوام برتر کے سامنے صرف "بس سر" بن کر رہ گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

زوال تو ہم پر طاری ہے ہی ــــ اور ہم ایک الگ ریاست بنا کر بھی غلاظت کی دلدل سے نہ نکل سکے جیسے غلامی نے ہمارے لیے تیار کیا تھا ــ ستم یہ ہے کہ ہمارے ہاں نسبتہً دو ایک اچھے وزرائے خارجہ گذرے ہیں، لیکن اب جب کہ ایک بُرا وقت سامنے ہے، ہمیں ایسا شاندار وزیر خارجہ ملا ہے کہ جس نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ تاشقند کی شکست کے بعد جس قوم نے شملہ کی شکست کھائی تھی، اُسے اب تیسری بار دُنیا کے سیاسی چوراہے جنیوا میں ایسی ذلیل شکست دلوائی جائے کہ اس قوم کا کوئی شہری آئندہ اس قابل نہ ہو سکے کہ وہ اپنے ملک میں بھی کوئی حق طلب کرنے کی جرأت کرے، کوئی سیاسی دعویٰ کر سکے یا اسلام

اسلام کا نام لے سکے، بلکہ ایسی شامِ غریباں طاری ہو کہ بس ماہرینِ مرثیہ خوانی کے سوا اس میں کوئی اور صلاحیت اُبھرے ہی نہیں!

بہ سبب بہ حیثیت ایک غلط رَو مسلم قوم کے ہماری اپنی شامتِ اعمال! اب جو رہی سہی کسر ہے اُسے پورا کرنے کے لیے ملک کی چند مخالف پاکستان شخصیتوں کو چھانٹ کر آگے لائیے اور انہیں صدارت و وزارت سونپ کر کہیے کہ یہ ہے جناب پاکستان، اسے خراب خستہ حال کرنے کے لیے اپنے اپنے فلسفوں کے مطابق جو کچھ آپ کر سکتے ہیں، شوق پورا کریں۔ پہلے ہم اپنا شوق پورا کر چکے ہیں، اب آپ کا حق ہے۔

ہو سکتا ہے کہ صورتِ حالات کے کچھ اور بدتر ہونے کے بعد یہاں کی چلنی پھرتی کروڑوں لاشوں میں ایمانی اور سیاسی زندگی پیدا ہو جائے۔

کتنا اچھا موقع پیدا ہوا کہ پاکستان کی فلاح پسند ہماری اکثریت اور افغان مجاہدین اور مہاجرین کی قابلِ فخر قوت اور محض حالات کے تقاضوں اور امریکی مفاد کے زیر اثر خود امریکی قوت بین الاقوامی فورم میں ہمارے سامنے ہے، مگر ہم اس بہترین موقع سے فائدہ اُٹھانے کے قابل نہیں ہیں۔

یہ سطریں لکھتے ہوئے مجھے خدا سے اُمید ہے کہ وہ مزید چند روز میں حالات کا نقشہ تبدیل کر کے بہتری کی راہیں پیدا کر سکتا ہے اور ہماری فرومائیگیوں کے باوجود کچھ اچھے نتائج و اثرات کو ہمارے لیے مقدر کر سکتا ہے ــــ ان مخلص مردوں اور عورتوں اور غریبوں اور امیروں کی بے حساب قربانیوں کی قدر افزائی کے طور پر جنھوں نے پاکستان کو سچے جذبات سے اس لیے چاہا تھا کہ اس میں اسلام کا بول بالا ہو سکے۔

بدقسمتی سے دونوں بڑی طاقتوں کی مخفی دلی تمنا یہ ہے کہ اس علاقے میں خون خرابہ جاری رہے، ہو سکے تو اس کے دو حصے ہو جائیں، شمالی حصے سے روس قیمتی معدنیات کے خزانے حاصل کرتا رہے اور اسلام کی حکومت بھی قائم نہ ہو، کیونکہ فنڈامنٹل ازم کے قائلین کی اسلامی حکومت سب کے لیے ایٹم بم سے زیادہ خطرناک ہے۔ (باقی)